ویران ہو گئے ہیں۔ پانچ لاکھ سے زائد افراد صوبہ بھر میں اس سخت سردی کے موسم میں دربدر کی خاک چھاننے کیلئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ حکومت مغربی ایجنڈے کی تکمیل کیلئے اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اپنے ہی گھر کو پرائی دشمنی میں جلا دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ان آٹھ سالوں میں ''شدت پسندوں'' کو قابو میں لا سکی ہے؟ اور کیا انکی قوت کم ہوئی ہے یا پہلے سے بڑھ گئی ہے؟ یہ بات سب پر عیاں ہے کہ حکومت کے اس قسم کے ظالمانہ اقدامات کی بدولت ہی یہ ملک اور خصوصاً صوبہ سرحد تباہی کے آخری دہانے پر پہنچ گیا ہے۔ امن وامان کی صورتحال ان ساٹھ سالوں میں اس قدر دگرگوں نہیں ہوئی تھی جتنی کہ آج ہے۔ اقتصادی ابتری بھی سب کے سامنے ہے۔ اربوں امریکی ڈالر بھی اقتصاد و معاش کی بگڑتی صورتحال کو بچا نہ سکے الٹا اپنا سب کچھ ہم لوگ لٹا گئے ہیں۔ سیاسی افراتفری اور پریشان حالی آج ایمرجنسی (مارشل لاء) کی صورت میں حکمرانوں کا منہ چڑا رہی ہے۔ ہم بدقسمتی سے مکمل ناکام اسٹیٹ کی جانب روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ ان تمام جرائم کی ذمہ دار مشرف حکومت ہے۔ جس نے صرف اور صرف ذاتی مفاد کیلئے ملک و ملت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ لال مسجد کے میناروں سے ٹپکتا خون وادی سوات کے بلند و بالا پہاڑوں اور مرغزاروں تک پہنچ گیا۔ جس خوبصورت جنت نظیر وادی میں آبشاریں اور دریا بہتے تھے آج اس میں افواج پاکستان اور اسلام پسندوں کی لاشیں تیر رہی ہیں۔ پوری وادی میں موت کا سناٹا ہے۔ الغرض پورے پاکستان پر حکمرانوں نے کفن لپیٹ دیا ہے۔ سیاسی ٹمپریچر نے دسمبر کا یخ بستہ موسم بھی گرم کر رکھا ہے۔ ملک بے یقینی، بدانتظامی اور سیاسی ابتری کی تصویر پریشاں بن گیا ہے۔ اعلیٰ جج یرغمال ہیں، عدلیہ محکوم ہے اور وکلاء کو وحشیانہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ الیکٹرک میڈیا پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا گیا ہے اور کئی نامور صحافیوں کے پروگراموں پر پابندیاں لاگو کر دی گئی ہیں کہ یہ لوگ دہشت گردوں کی مدد کر رہے ہیں؟ اور اپنے پروگراموں اور تجزیوں سے عوام میں ان کیلئے نرم جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ ایسی زہریلی فضا میں نام نہاد انتخابات کی آمد آمد ہے۔ ان انتخابات کے نتائج کا ساری دنیا کو علم ہے کہ اپنے من پسند افراد کو کامیاب کرانے کا پورا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ کڑے مارشل لاء کے پہرے میں اور صدر مشرف کی موجودگی میں آزادانہ انتخابات کا تصور بھی دیوانے کا خواب ہے۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اپوزیشن بھی تقسیم در تقسیم اور شدید انتشار کا شکار ہے۔ سوات کے آپریشن پر بھی اس کی خاموشی اور لاتعلقی بھی انتہائی تکلیف دہ ہے۔ پھر انتخابات کے بائیکاٹ کے بارے میں بھی مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ لیکن قوم کی یہ رائے ہے کہ اس فاشسٹ مشرف حکومت کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اگرچہ پیپلز پارٹی وغیرہ اور ایک آدھ مذہبی جماعت ''پردۂ غیب'' کے اشارہ کے بعد ان انتخابات میں شرکت کرنے پر پوری طرح نہ صرف آمادہ بلکہ کمربستہ ہیں اور انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ خلق خدا غائبانہ انہیں کیا کیا کہہ رہی ہے؟ بہرحال اس ظالم حکومت سے چھٹکارا انتخابات کے ذریعے ممکن نہیں اور نا ہی ان چھوٹی موٹی تحریکات وغیرہ سے جب تک کہ فکری و نظریاتی اور سماجی بنیادوں پر عوام میں شعور بیدار نہ کیا جائے اور اسکے ساتھ ساتھ تمام دینی و مذہبی جماعتیں یکجا نہ ہو جائیں تو اس وقت تک اس حکومت سے گلوخلاصی ممکن نظر نہیں آتی۔